THE ALFAZL QADIAN

ٹڑ وایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر غول ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: ۔ غلام نبی ✤ اسسٹنٹ ۔ مہر محمد خان

نمبر ۸۸ | مورخہ ۱۱ رمئی سنہ ۱۹۲۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ خاندان مسیح موعود میں خیر و عافیت ہے ✤

رمضان المبارک کے برکات سے فائدہ اٹھانے کے لئے بیرونجات کے کئی ایک دوست یہاں تشریف رکھتے ہیں ✤

حضرت نواب محمد علی خان صاحب تا حال بمبئی سے واپس نہیں آئے ✤

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک وظیفہ مرحمت فرمایا ہے جس کے متعلق مفصل اطلاع ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ کی طرف سے شائع کیا جائیگی ۔ خدا دوسرے ذی ثروت اصحاب کو بھی توفیق عطا فرمائے ✤

اخبار احمدیہ

درس قرآن اگست میں ہوگا

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت اقدس نے جو مجلس شوریٰ میں درس قرآن دینے کا وعدہ فرمایا تھا ۔ اور جس کے لئے سکرٹریوں کو خط لکھا گیا ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے منتخب کرکے آدمی تیار کریں اسکے لئے حضور نے یہ تجویز کی ہے کہ ماہ اگست میں ہو کیونکہ دو ڈھائی مہینے اتنے آدمیوں کا یہاں آنا مشکل ہوگا ۔ امسال حضور صرف پندرہ سپارہ پڑھائینگے ۔ اور باقی آیندہ سال انشاء اللہ ۔ خاکسار رحیم بخش

مصر میں ذریعہ تجارت

لکھتے ہیں کہ وہ قاہرہ میں شارع خیرت مکان نمبر ۱۹ میں رہتے ہیں ۔ جو احمدی احباب مصر سے تجارتی تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں ۔ وہ ان سے براہ راست خط و کتابت کریں ۔ وہ بطور ایجنٹ کے ان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہونگے ✤

بٹالہ میں احمدی وثیقہ نویس

اللہ کے فضل سے خاکسار کو لائسنس وثیقہ نویسی کا مل گیا ہے ۔ اور یکم مئی سنہ ۱۹۲۲ء سے تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں باقاعدہ کام کرنا شروع کر دیا ہے جن احباب کو خاکسار کی خدمات کی ضرورت پڑے ۔ وہ مہمان خانہ احمدیہ بٹالہ میں تشریف لاکر فائدہ اٹھاکر مشکور فرماویں ۔ کام محنت سے اور کم اجرت پر کرونگا جملہ پٹواری و سکرٹری صاحبان جماعت احمدیہ گورداسپور تحصیل بٹالہ اپنے علاقہ اور جماعت میں احباب کو مطلع کرکے خاکسار کی امداد فرماویں ۔ خاکسار عبد اللہ خان وثیقہ نویس تحصیل بٹالہ

مولوی صاحب جو مدرسہ احمدیہ میں چھ سات سال تعلیم پا چکے ہیں۔ اور قادیان میں پندرہ سال سے مقیم ہیں۔ ہائی سکول کی ساتویں جماعت تک کی تعلیم پا چکے ہیں۔ قرآن و حدیث پڑھا سکتے ہیں کسی جماعت کو ایسے مولوی کی ضرورت ہو۔ تو نظر تالیف و اشاعت سے خط و کتابت کریں ؛

ناظر تالیف و اشاعت۔ قادیان

درخواست دعا احباب مندرجہ ذیل احمدی طالب علموں کی امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔ ...دین۔ شیخ احمد دین۔ عبد الوحید۔ ملک گل محمد ...۔ عبد الرشید۔ غلام مصطفےٰ۔ نور احمد۔

خاکسار نور احمد احمدی میڈیکل سکول امرتسر

(...) ہیرالڈ کا ملک محمد حسین بیرسٹر معہ بیوی بچوں عازم ... ہوا ہے۔ احباب اس کے بسلامت منزل مقصود پہنچنے اور خادم دین ہونے کی دعا فرما کر عند اللہ ... ہوں۔ ملک غلام حسین رہتاسی۔ قادیان

جنازہ بندہ کی والدہ جو ایک نہایت مخلصہ اور نیک احمدیہ تھیں۔ قضاء الٰہی سے ۲۔ اپریل کو فوت ہو گئی ہیں۔ احباب جنازہ غائب ... پڑھیں۔ خاکسار محمد رفیع احمدی جلالپور جٹاں۔

(...) ...ماموں زاد بھائی سید محمود بخش جو چند دن سے ... علیل تھے۔ اس جہان سے چل بسے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب کرام جنازہ غائب پڑھ کر دعا کریں۔ - نور الدین سونگڑہ کٹک (۳) غلام محمد ... میاں کریم بخش صاحب ساکن بانڈیپورہ ۲۱۔ اپریل ... فوت ہو گیا ہے۔ جنازہ سب دوست پڑھیں۔ ... احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ کھریپڑال۔

(...) ...دادا صاحب چودہری گلاب ساکن موضع حمزہ ... امرتسر نے جنہوں نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں قریب ... سال ہوا کہ بیعت کی تھی۔ ایک سو پندرہ سال ... عمر میں وفات پائی ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ... فضل الدین۔ موضع حمزہ۔ ضلع امرتسر۔

(...) مسمی نانک احمدی سکنہ سوہدرے ضلع سیالکوٹ ... فوت ہو گیا ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

نواب الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ چانگریاں (سیالکوٹ)

(۶) مستری عبد الکریم احمدی بتاریخ ۱۸ ۔ مارچ یوم جمعہ دس بجے رات کے اس دار فانی سے بدار جاودانی اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا۔ انا للہ۔ تمام برادران سلسلہ حقہ غائبانہ جنازہ پڑھیں۔ عبد الغفار احمدی از کشمیر (۷) جناب مولوی حکیم فضل کریم صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ قلعہ صوبہ سنگھ ضلع سیالکوٹ پندرہ بیس روز علیل رہ کر اس جہان فانی سے رخصت ہوئے مرحوم بہت عالم اور حکیم حاذق تھے۔ مرحوم سلسلہ عالیہ کے پرانے خادم تھے۔ آپ کی مخلصانہ سعی بلیغ سے اس علاقہ میں احمدیت کی اشاعت ہوئی ہے پھر اختلاف کے وقت بھی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت کر کے سعادت دارین حاصل کی۔ اردگرد کے علاقہ میں آپ کا فیض عام جاری تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے۔ تمام احمدی احباب مرحوم کا جنازہ غائب پڑھ کر عند اللہ ماجور ہوں۔ خاکسار حکیم عبد الکریم احمدی۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔ ضلع سیالکوٹ۔ (۸) میرے بھائی چودہری قادر بخش صاحب نمبردار جو نہایت ہی مخلص اور پرانے احمدی تھے قضاء الٰہی سے فوت ہو گئے۔ احباب سے نماز جنازہ غائب کی درخواست ہے۔

خاکسار عبد اللہ خان از داتہ زیدکا ؛ (۹) برادر عبد الغفور کا لڑکا سید احمد فوت ہو گیا ہے انا للہ۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ محمد ثناء اللہ نظامی احمدی۔ سیکرٹری انجمن احمدیہ اکھنور۔ علاقہ جموں (۱۰) میری بیوی مسماۃ ہاجرہ فوت ہو گئی ہے۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔ خاکسار چراغ الدین نمبردار احمدی از گوکھووال (۱۱) اس عاجز کے والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ احباب سلسلہ دعائے مغفرت فرماویں۔ رونق حسن خان احمدی از قلعہ فیروزپور (۱۲) خاکسار کی اہلیہ تین بچے جنہیں ایک سات ماہ کا شیر خوار ہے۔ چھوڑ کر فوت ہو گئی ہے۔ درخواست ہے کہ مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

خاکسار محمد رمضان پوسٹمین۔ گجرات

حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(نوشتہ منشی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی)

۱۱۔ اپریل ۱۹۲۲ء

نماز کے بعد دعا ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ میرا دل نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا چاہتا ہے۔ اس بارہ میں کیا حکم ہے ؟

فرمایا :۔ ہر بات جو دل میں آوے۔ وہ پوری کرنی ضروری نہیں ہے۔ اپنے دل کو سمجھاؤ۔ کہ نماز میں زیادہ دعا مانگا کرے

قرآن کا چلہ سوال پیش ہوا کہ مصیبت کے دفعیہ کے لئے قرآن کا چلہ جائز ہے ؟

فرمایا :۔ میں تو چلہ کے طریقہ سے ناواقف ہوں۔ قرآن شریف تو سارا ہی پڑھنے کے قابل ہے۔ اور خاص سورتیں خاص مضامین کے انکشاف کے لئے پڑھی جاتی ہیں یا تلاوت کے لئے۔ مصائب کی دوری کے لئے تو اسماء الٰہی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ کہ میرے اسماء کے ساتھ مجھ سے دعا کیا کرو۔ پس جس طریقہ سے دینے والا کہے۔ کہ اس طرح مجھ سے مانگو وہی طریقہ درست ہے

بیعت سوال پیش ہوا۔ کہ آپ مسیح موعود کی طرف سے بیعت لیتے ہیں یا اپنی طرف سے۔ فرمایا :۔ میں تو مسیح موعود کی طرف سے ہی بیعت لیتا ہوں ؛

معجزہ سوال پیش ہوا کہ معجزہ کس طرح ہوتا ہے۔ ڈاکٹر لوگ بھی درخت اُگا لیتے ہیں۔ اس میں اور معجزہ میں کیا فرق ہے ؟

فرمایا :۔ معجزہ اصطلاح شرعی نہیں ہے۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ حالات موجودہ کے مخالف کوئی بات ہو جاوے۔ انسانی کام وہ ہوتے ہیں۔ جو ظاہر حالات کے مطابق واقع ہوں ایسے کاموں میں انسان کی علمی ترقی کا اظہار ہے۔ اور عام انسانی طاقت سے بڑھ چڑھ کر زیادہ طاقت والے لوگ بھی دنیا میں موجود ہوتے ہیں۔ لیکن خدائی طاقتوں والے انسان کے مقابلہ کا دنیا میں کوئی انسان نہیں ہوتا۔ اور ایسے کاموں سے خدا تعالیٰ کی قدرت کا اظہار ہوتا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۲۲ء

"وکیل" کو جواب

چونکہ ہمارے متعلق معاصر وکیل (امرتسر) نے حال میں اپنی "روایتی" متانت اور سنجیدگی کی حدود سے گذر کر ایسا طریق عمل اختیار کر لیا تھا۔ جس سے کسی مفید نتیجہ کے نکلنے کی امید نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے ہم نے اسے مخاطب کرنا چھوڑ دیا تھا۔ لیکن معلوم نہیں۔ اس سے "وکیل" نے کیا سمجھا۔ کہ اپنے ایک بے جا سوال کو بار بار دُہرا کر جواب کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اب چونکہ اسے جواب کے متعلق بہت اصرار ہے۔ اسلئے ہم تعمیل ارشاد کے طور پر یہ سطور لکھ رہے ہیں۔ اور آئندہ کے متعلق کہتے ہیں کہ کیا ہی اچھا ہو۔ معاصر موصوف اپنے قیمتی کالم مفید اور نتیجہ خیز امور پر خامہ فرسائی کرنے میں صرف کرکے اپنی سابقہ روایات کو قائم و برقرار رکھے۔

بات یہ ہے۔ کہ ہمارے ایڈریس میں جو حضور پرنس آف ویلز کو دیا گیا۔ لکھا گیا تھا۔

"ہم ان لوگوں کی طرح جو آج سے اُنیس سو سال پہلے خدا کے ایک برگزیدہ کی آواز پر لبیک کہنے والے تھے۔ اس وقت کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور کے ماننے والے ہیں۔"

ان فقرات کے متعلق "وکیل" نے یہ غلطی کھائی کہ ہم نے اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ماننے والوں سے مشابہت دی ہے۔ لکھا کہ:-

"یہ مشابہت ناقص اور غلط فہمی پھیلانیوالی ہے۔ انیس سو سال پیشتر جو لوگ پیغمبر اسلام پر ایمان لائے۔ وہ بت پرست تھے۔ مشرک تھے۔ کفار تھے۔ مرزا غلام احمد پر ایمان لانیوالے ایمان لانے سے پہلے اور کچھ بھی ہوں۔ نہ تو بُت پرست تھے۔ نہ مشرک تھے نہ کفار تھے۔ ۱۹۰۰ سال پیشتر کے ایمان لانے والوں اور ۱۹۰۰ سال بعد کے ایمان لانیوالوں میں کوئی مماثلت نہیں ہو سکتی۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ "وکیل" نے مماثلت کو "ناقص اور غلط" اسلئے قرار دیا کہ وہ یہ نہ سمجھ سکا۔ کہ مماثلت کس کی مماثلت تو دیکھی تھی۔ ۱۹۰۰ سال پہلے مبعوث ہونیوالے نبی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے ماننے والوں سے۔ لیکن "وکیل" نے ۱۹۰۰ سال قبل سے مراد رسول کریمؐ کا زمانہ لے لیا۔ اور رسول کریمؐ کے ماننے والوں کے مقابلہ میں حضرت مرزا صاحب کے ماننے والوں کو رکھ کر مماثلت کو غلط قرار دیدیا۔

اب ظاہر ہے۔ کہ جب "وکیل" نے مماثلت کو ہی صحیح طور پر نہ سمجھا۔ تو اس کے غلط ہونے کے ثبوت میں جو کچھ لکھا وہ بھی غلط ہو گیا۔ چنانچہ ہم نے ۲ مارچ ۱۹۲۲ء کے الفضل میں یہ بات بیان کرتے ہوئے اسے غلطی کی اصلاح کی طرف توجہ دلائی۔ لیکن کسی وجہ سے توجہ نہ کی گئی۔ اور دوبارہ یاد دہانی کرانی پڑی جس پر ۸ اپریل کے پرچہ میں "وکیل" نے اعتراف کیا کہ "وکیل میں جماعت احمدیہ قادیان کے ایڈریس کی تنقید میں بے شبہ غلط فہمی سے ۱۹۰۰ سال پیشتر کو ۱۳۰۰ سال پیشتر سمجھ لیا گیا تھا۔ ہم اس کو اور اس بناء پر تنقید میں جو غلطی واقع ہوئی اسکو تسلیم کرتے ہیں۔"

"وکیل" کی تنقید میں جو غلطی واقع ہوئی تھی۔ اور جسے اس نے واپس لے لیا۔ وہ یہی تھی کہ اس نے جماعت احمدیہ کو رسول کریمؐ کے ماننے والوں کے بالمقابل رکھ کر کہا تھا کہ رسول کریمؐ پر ایمان لانے والے ایمان لانے سے پہلے بت پرست۔ مشرک اور کفار تھے۔ لیکن مرزا صاحب پر ایمان لانیوالے ایسے نہ تھے۔ اگر "وکیل" مماثلت کے سمجھنے میں غلطی نہ کرتا۔ اور یہ خیال نہ کر لیتا کہ جماعت احمدیہ نے رسول کریمؐ پر ایمان لانے والوں سے اپنی مماثلت قرار دی ہے۔ تو اسے یہ بھی نہ لکھنا پڑتا۔ کہ رسول کریمؐ پر ایمان لانیوالے تو بُت پرست۔ مشرک اور کافر تھے لیکن مرزا صاحب پر ایمان لانے والے ایمان لانے سے قبل بت پرست۔ مشرک اور کافر نہ تھے۔ پس جب اس نے مماثلت کو غلط طور پر سمجھنے کا اعتراف کر لیا۔ تو اس بات کو بھی واپس لے لیا۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ اس واپس لی ہوئی بات کو نئے رنگ میں پیش کرکے جواب کا مطالبہ کرنے کی کیوں کیا ضرورت پیش آئی۔

"وکیل" کا مجوزہ سوال یہ ہے کہ:-

"جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان لائے۔ کیا وہ ایمان لانے سے پہلے بُت پرست یا مشرک یا کافر تھے؟"

اس کا بالکل آسان اور صاف جواب یہ ہے کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب کو حضرت عیسٰی علیہ السلام سے مماثلت کا دعویٰ ہے۔ اور آپ پر ایمان لانیوالے حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لانیوالوں سے مماثلت رکھتے ہیں۔ اسلئے جو لوگ حضرت مرزا صاحب پر ایمان لائے۔ وہ ایمان لانے سے پہلے ایسے ہی تھے۔ جیسے حضرت عیسٰی پر ایمان لانیوالے ان پر ایمان لانے سے پہلے تھے۔ ان لوگوں کی پہلی حالت کے متعلق جو کچھ کہا جا سکتا ہے۔ وہی حضرت مرزا صاحب پر ایمان لانے والوں کی آپ پر ایمان لانے سے پہلی حالت کے متعلق کہا جا سکتا ہے۔ اور ان لوگوں کی مذہبی حالت جس درجہ افسوسناک ہو گئی تھی۔ ویسی ہی حالت حضرت مرزا صاحب کے آنے سے قبل مسلمانوں کی تھی۔ پس جب ہم حضرت مرزا صاحب کو مثیل مسیح تسلیم کرتے ہیں اور اپنے آپ کو حضرت مسیح پر ایمان لانے والوں کے مشابہ قرار دیتے ہیں۔ تو ہماری کسی حالت کا اندازہ لگاتے وقت ان کو مدنظر رکھ لینا چاہیئے۔

معاصر "وکیل" ہماری اس پوزیشن کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے پہلے بھی ایک آدھ دفعہ غلطی کھا چکا ہے۔ اور ہم اس کی توجہ اس طرف مبذول کرا چکے ہیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رسالت "وکیل" کے نزدیک بھی مسلّم ہے۔ اور یہ بھی وہ جانتا ہے۔ کہ ان پر لوگ ایمان لائے تھے۔ اسلئے ان ایمان لانیوالوں کی پہلی حالت کا آسانی سے اندازہ لگا سکتا ہے۔ اور اس طرح ہمارے متعلق جو اس نے سوال کیا ہے۔ اس کا اسے ایسا تسلی بخش جواب مل جاتا ہے جیسا کسی اور طریق سے شاید ہی قابل اطمینان ہو سکتا۔ اسی لئے ہم نے اس رنگ میں جواب دیا ہے۔

بٹالہ کانفرنس کے استقبالیہ ایڈریس کے متعلق کچھ

پنجاب پراونشل کانفرنس منعقدہ بٹالہ میں ۲۹ اپریل باوا اگر داس سنگھ صاحب چیئرمین استقبالیہ کمیٹی نے جو ایڈریس پڑھا۔ اس میں گورنمنٹ کے خلاف شکایات بیان کرتے ہوئے چونکہ ایک ایسی بات بھی لکھی ہے۔ جو مرکز سلسلہ احمدیہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اب اخباروں میں شایع ہو رہی ہے۔ اسلئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پر روشنی ڈالی جائے

باوا صاحب نے اپنے ایڈریس میں لکھا۔ اور کانفرنس میں پڑھکر سنایا کہ:۔

"۲۵-۲۶ مارچ ۱۹۲۲ء کو قادیان میں جو بٹالہ (تحصیل بٹالہ) سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ انجمن اسلامیہ قادیان کی طرف سے ایک مذہبی جلسہ کیا گیا جس میں دیوبند و دوسری جگہ کے علماء پرچار کی خاطر بلوائے گئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ اس جلسہ کی ہتھیار بند گروہوں سے حفاظت کرنے کو ایک سپیشل مجسٹریٹ ایک سب انسپکٹر و ایک ہیڈ کانسٹبل معہ بٹالہ ایڈیشنل پولیس گارد جو لاٹھیوں اور بلموں سے مسلح تھی۔ موجود تھے۔ مجسٹریٹ صاحب جلسہ کے درمیان شامیانہ کے نیچے ایک جگہ کرسی پر ڈٹے ہوئے کارروائی کے لئے پریزیڈنٹ اجلاس سے زیادہ ذمہ وار دکھائی دیتے تھے۔ کبھی ایک بولنے والا پریزیڈنٹ کی خلاف منشا اپنے اختیارات سے اجازت دیتے تھے۔ پولیس کے آدمی کچھ تو حاضرین کے اردگرد گھیرا ڈالے تھے۔ کچھ ڈنڈا لئے اندر گھسے ہوئے تھے کسی کو ڈراتے دھمکاتے کسی کو ڈنڈا دکھا کر خاموش کراتے۔ کسی کو دھکا دیکر باہر نکال دیتے۔ غرضکہ میں نے محسوس کیا کہ سچ مچ ایسے خطرناک ہتھیار بند گروہ کا ہی کہ سچا سد کھلم کھلا زبان روکی تلوار اور شہدرہی گولی چلانے سے ہوں۔ بندوبست ان کے بنا ہوتا۔ انکی کمشن تھا"

باوا صاحب نے یہ الفاظ ایسے رنگ میں لکھے ہیں کہ گویا جس جلسہ کا انھوں نے ذکر کیا ہے اسمیں خود موجود تھے۔ اگرچہ باوا صاحب کی شکل کا کوئی آدمی اس جلسہ میں ہماری نظر سے نہیں گذرا۔ اسلئے ہمارا تو یہی خیال ہے کہ باوا صاحب اس موقع پر موجود نہ تھے۔ اور یونہی انھوں نے داستان گھڑلی ہے لیکن اگر وہ موجود تھے۔ تو کیوں انھوں نے پولیس اور مجسٹریٹ کے رویہ کے خلاف موقع پر آواز نہ اٹھائی۔ پھر اسوقت جلسہ کے خاتمہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے "انجمن اسلامیہ قادیان" کی طرف سے حکام کے حسن انتظام کا شکریہ ادا کیا۔ تو کیوں نہ باوا صاحب نے مولوی صاحب کو ایسا کرنے سے روک دیا۔ حیرت ہے کہ ایسا اہم واقعہ پھر پراونشل کانگرس کے اجلاس میں پیش کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ اس کے کیا وجوہ ہو سکتے ہیں کیونکہ باوا صاحب جیسے بہادر انسان نے جو انجمن والوں کی خوش قسمتی سے اسی جگہ تشریف فرما تھے۔ کیوں خاموشی اختیار کی۔ اور کیوں حکام کا شکریہ ادا ہونے دیا۔

یہی امر باوا صاحب کے بیان فرمودہ حالات کی صداقت معلوم کرنے کے لئے کافی ہے لیکن اس کے ساتھ ہم یہ بھی بتادینا چاہتے ہیں کہ مذکورہ بالا جلسہ کی روئداد جو اخباروں میں شائع ہوئی۔ اسمیں نہ صرف پولیس اور مجسٹریٹ صاحب کے خلاف کسی قسم کی شکایت نہیں کی گئی بلکہ تعریف کیگئی ہے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہلحدیث ۷۔ اپریل میں جلسہ پر ذکر کیا کہ "نہل صاحب حسب الحکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور ایک مجسٹریٹ ڈپٹی کلکٹر۔ سب انسپکٹر اور مسلح پولیس کی گارد موجود تھی۔ وہاں پر بھی لکھا کہ "جلسہ قادیان ۲۵ سے ۲۷ مارچ تک رہا اور بہت خوب رہا"

اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ اخبار اہلسنت مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۲۲ء میں ایک ایسے شخص نے جو جلسہ میں لیکچر دینے والوں میں سے ایک تھا روئداد جلسہ کی ذیل میں لکھا۔ "جلسہ میں پولیس کا انتظام بھی خوب تھا" ان جلسہ کرنیوالوں اور جلسہ میں لیکچر دینے والوں کی شہادتوں کے مقابلہ میں باوا صاحب کے بیان کو کوئی انصاف پسند وقعت دینے کیلئے تیار نہیں ہو سکتا۔

واقعات کو بگاڑ کر اور غلط باتیں بنا کر عوام میں شہرت دینے کی کوشش ان لوگوں کو نہیں کرنی چاہیئے جو اپنے آپ کو لیڈر سمجھتے ہیں۔ کیونکہ صداقت اور راست بازی کو ہاتھ سے دینے والے لوگ معمولی مقابلہ میں کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ چہ جائیکہ ایک زبردست گورنمنٹ سے مقابلہ کرنیوالے یہ طریق عمل اختیار کرکے کامیاب ہوسکیں ؛

سیلونی احمدی تکالیف میں

ہمارے سیلونی احمدی بھائی

ایک مدت سے مخالفین کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں مخالفین انہیں صرف اسلئے طرح طرح سے ستانے اور تکالیف پہنچانے میں لگے رہتے ہیں کہ انھوں نے کیوں خداتعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مرزا صاحب کو مان کر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا اور کیوں اپنی طاقت اور ہمت سے بڑھکر اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنا مال اور وقت خرچ کرتے ہیں ؛

میسیج انگریزی اخبار سے (جو سیلون کی چھوٹی سی احمدی جماعت کی اولوالعزمی اور بلند ہمتی کا ہفتہ وار ثبوت پیش کرتا ہے) یہ معلوم کرکے سخت افسوس اور رنج ہوا کہ علاقہ سیلون کے ایک گاؤں میں جس کا نام بنگمبو ہے ان دنوں احمدیوں کو بہت تکلیف دی جارہی ہے۔ چنانچہ معاصر موصوف لکھتا ہے

"سیلون کے بعض حصوں میں تا حال احمدیوں کی تکالیف جاری ہیں خاصکر ایک چھوٹے سے گاؤں بنگمبو میں جو کہ کولمبو سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر ہے۔ امن پسند اور قانون کے پابند احمدیوں کی چھوٹی سی جماعت جو کہ وہاں رہتی ہے۔ چند ماہ سے بڑی مشکلات میں ہے۔ انمیں سے بعض کے ساتھ وحشی مسلمانوں کی ایک باقاعدہ جماعت کی طرف سے سخت بیرحمانہ سلوک ہوتا ہے حالانکہ احمدیوں کا سوائے اسکے کچھ قصور نہیں کہ وہ احمدی ہیں۔ ہمارے نزدیک نہایت ہی افسوسناک حال کے واقعات ہیں۔ جو بنگمبو میں واقع ہوئے ہیں۔ جنمیں احمدیوں کا خون بہایا اور مقدمہ چلایا گیا ہے۔ ہم خداتعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان احمدیوں کی تکالیف کا جلدی خاتمہ ہو تا کہ احمدی اور غیر احمدی دونوں امن و امان میں رہ سکیں۔ نیز ہم تمام احمدیوں سے اپنے بنگمبو کے احمدی بھائیوں کی سلامتی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ اسوقت امتحان اور مشکلات کی گھڑیوں میں سے گذر رہے ہیں "

اگرچہ ہمیں اپنے سیلونی بھائیوں کی تکالیف سے سخت صدمہ ہوا ہے لیکن ان کے ایثار اور قربانی کی مثالیں ہمیں تسلی دلا رہی ہیں کہ مشکلات ان کیلئے ہر طرح کی ترقی کا باعث ہونگی اور خدا کے فضل سے ان کا قدم اور زیادہ مضبوطی اور قوت کے ساتھ آگے بڑھیگا۔ مومنوں پر ابتلاء ہمیشہ سے آتے رہے ہیں۔ اور اب ابھی سنت کے مطابق ہم پر آ رہے ہیں۔ اگر ہم ثابت قدمی دکھائینگے۔ تو خدا ہمیں کامیاب کریگا۔ ہم اپنے سیلونی بھائیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ ساری جماعت کی دعائیں آپ لوگوں کی پشت پناہ ہیں اور کامیابی آپ ہی کے لئے ہے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۸- اپریل ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ بقر کا تئیسواں [۲۳] رکوع پڑھکر فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان ہیں لوگوں پر کہ اس نے باوجود اپنی عظمت باوجود اپنی شان اور باوجود علو مرتبت کے انسان جیسی حقیر۔ کمزور۔ ناتواں اور بے حقیقت مخلوق کے لئے جو اس کی پیدائش اور مخلوق کی وسعت کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتی۔ اس کے لئے اپنے فضل اور احسان سے ایسے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ کہ جن کے ذریعہ تمام مخلوق سے بلند ہو کر اپنے

خالق کا قرب

حاصل کر لیتی ہے۔ بلکہ اس کے پاس پہنچ جاتی ہے اگر خدا تعالیٰ کا خاص فضل انسان کی دستگیری نہ کرتا۔ اگر خدا تعالیٰ کا رحم مدد نہ کرتا اگر اس کی بندہ پر وہ نگاہ اٹھے نہ آتی۔ تو انسان کی کیا مجال تھی۔ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر سکتا۔ چھوٹی چھوٹی

دنیاوی ترقیات

کے حصول کے لئے انسان کو بڑی بڑی مشکلات پیش آتی ہیں۔ دنیا میں کتنے لوگ ہیں۔ جو بادشاہوں اور گورنروں کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ پھر کتنے ہیں جو اپنے ضلع کے حکام کا قرب حاصل کر سکتے ہیں۔ نہایت قلیل تعداد [illegible]وں کے قرب کا فخر رکھتی ہے۔ پھر نہایت محدود تعداد ہوتی ہے۔ جو گورنروں اور وزیروں کے دربار میں پہنچ سکتی ہے۔ پھر وہ بھی محدود تعداد ہی ہوتی ہے۔ جو گورنروں کے نائبوں کے ہاں عزت حاصل کر سکتے ہیں۔ مگر ان بادشاہوں ان گورنروں اور ان کے نائبوں کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کی جو شان ہے اس کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ بڑے بڑے

بادشاہ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ

میں کیا حقیقت رکھتے ہیں کہ ان کے نائبوں کے متعلق کچھ کہا جائے اللہ تعالیٰ کے ایک حکم سے بادشاہ بنتے اور ایک حکم سے فنا ہو جاتے ہیں۔ اسے نہ بادشاہ بنانے میں کسی قسم کی محنت اور سعی کرنی پڑتی ہے۔ نہ ان کے مٹانے میں کسی کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ بادشاہتیں بھی دیتا ہے تو اس طرح دیتا ہے کہ دنیا حیران رہ جاتی ہے۔ اور مٹاتا ہے تو اسطرح مٹاتا ہے۔ کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھی

معمولی تاجر یا معمولی زمیندار تھے۔ اور سارے زمیندار نہ تھے بلکہ مدینہ کے لوگ تھے۔ مگر خلافت پر متمکن ہونے والے تجارت پیشہ تھے جنمیں بڑے سے بڑے تاجر ۸-۱۰ ہزار کے مالک تھے جس سے زیادہ آجکل معمولی گاؤں کے ساہوکاروں کے پاس ہوتا ہے۔ مگر انہوں نے خدا کیلئے اپنے مالوں اپنی جائدادوں اپنے عزیزوں اپنے وطنوں اپنے آشناؤں کو چھوڑا۔ اور دنیا نے دیکھا کہ وہ پہلے معزز تھے لیکن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مان کر ذلیل ہو گئے وہ پہلے دولتمند تھے لیکن آپ کو مان کر غریب ہو گئے۔ وہ پہلے جائدادیں رکھتے تھے لیکن آپ کو مان کر بے وطن ہو گئے گویا وہ دنیا کی نظروں اور عقلوں میں بجائے ترقی کرنے کے گر گئے۔ لیکن چونکہ انہوں نے اپنے نفسوں میں فیصلہ کر لیا تھا کہ ہماری عزتیں [illegible] رہتے۔ ہمارے مال ہماری جائداد۔ ہمارے عزیز اور ہمارے رشتے سب رسول کریم سے وابستہ ہیں اسلئے آپ کی محبت حاصل کرنے کے لئے انھیں جو کچھ بھی چھوڑنا پڑا۔ چھوڑ دیا۔ اور اس کی ذرہ پرواہ نہ کی۔ کچھ تو وہ تھے جن کے پاس کچھ تھا۔ اور انھوں نے چھوڑ دیا اور کچھ ایسے تھے۔ جن کے پاس تو کچھ نہ تھا۔ مگر وہ اپنے دلوں میں یہ خواہش لیکر آئے تھے کہ اگر ہمارے پاس بھی کچھ ہوتا تو آج ہم بھی قربان کرتے۔ ان کے اعمال ثابت نہیں کرتے۔ کہ انہوں نے قربانی کی۔ کیونکہ ان کے پاس کچھ تھا نہیں لیکن ان کے دل جوش قربانی سے بھرے ہوئے تھے۔ مگر یہ دو قسم کے لوگ تھے۔ جو دنیا کی نظروں میں بہت حقیر اور ذلیل تھے۔ مگر خدا نے فیصلہ کیا کہ اب انکو ترقی دونگا۔ اور دنیا کا بادشاہ بناؤنگا چنانچہ وہی ابوبکر رضؓ جو معمولی تاجر تھے انہیں

بادشاہ بنادیا

اور بادشاہ بھی ایسی قوم کا بنایا جو کسی کو بادشاہ ماننے کیلئے کبھی تیار نہ ہوتی تھی۔ عرب کے لوگ کسی کو بادشاہ نہ مانتے تھے۔ ان لوگوں کے دو حصے تھے ایک شہری اور دوسرے بدوی۔ شہری علاقوں میں تو بادشاہ تھے۔ جیسے غسان وغیرہ علاقوں کے بادشاہ لیکن اصل عرب میں بادشاہ نہ ہوتے تھے۔ اور نہ وہ لوگ کسی کی اطاعت کرنا جانتے تھے۔ اور نہ کسی کی اطاعت کرنا جائز سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ بڑے بڑے بادشاہوں نے عرب کی طرف کبھی منہ نہ کیا۔ حتیٰ کہ سکندر جو ہندوستان تک فتح کرتا چلا آیا۔ اس نے بھی عرب کیطرف رخ نہ کیا۔ کیونکہ اسے بتایا گیا کہ وہ لوگ مر جائینگے لیکن اطاعت نہیں کرینگے۔

ایک واقعہ

مشہور ہے۔ ایک بادشاہ تھا۔ عرب کے اس حصہ کا جو شہری تھا۔ اس نے عرب کے لوگوں پر مال وغیرہ کے ذریعہ تصرف حاصل کر لیا تھا۔ ایک دفعہ اس نے اپنے دربار میں ذکر کیا۔ شکار کھیل کے آیا تھا۔ دوستوں سے کہنے لگا کیا کوئی ایسا سردار عرب میں ہے جو میری اطاعت نہ کرے اور میری اطاعت کرنا اپنے لئے ہتک سمجھے۔ کسی نے کہا ہاں ایسے لوگ ہیں۔ بادشاہ نے کہا کسی کا نام لو۔ اس شخص نے کہا اس کا نام عامر ہے۔ بادشاہ نے کہا اسے بلاؤ۔ پیغام بھیجا گیا۔ اور وہ چلا آیا۔ اسے یہ بھی لکھا کہ میری والدہ آپکی والدہ سے ملنا چاہتی ہے۔ انکو بھی ساتھ لے آئیں۔ وہ اپنی والدہ کو بھی ساتھ لے آیا۔ جب وہ پہنچا تو بادشاہ نے کہا اس کا امتحان لینا چاہیئے۔ میری کوئی بات مانتا ہے یا نہیں اس کیلئے بات کونسی رکھی یہ نہیں کہ فلاں ملک پر حملہ کرو یا میری نوکری کرو بلکہ یہ کہ جب کھانا کھانے بیٹھیں تو بادشاہ کی ماں سردار کی ماں سے کہے کہ فلاں برتن پکڑا دو۔ گویا یہ تو اس بادشاہ کے خیال میں بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ اسے اپنی نوکری کرنے کیلئے کہے یا کوئی اور بات منوائے۔ بلکہ یہی بات قرار دی۔ کہ جب اس کی ماں کھانا بانٹ رہی ہو تو سردار کی ماں سے کہے۔ فلاں برتن پکڑا دو۔ اور یہ معمولی بات ہے۔ اور ایسی معمولی بات کا افسر کو بھی ماتحت کہہ دیتا ہے لیکن جب بادشاہ کی ماں نے اسطرح کہا تو اس کے منہ سے یہ لفظ نکلنا تھا کہ سردار کی ماں نے زور سے کہا اے لوگو تمہارے سردار کی ماں کی ہتک ہو گئی

اس وقت اس کا لڑکا پاس ہی بادشاہ کے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔ اس نے اتنا بھی نہ پوچھا۔ کہ کیا ہوا۔ اور بادشاہ ہی کی تلوار لیکر اس کا سر اڑا دیا۔ اس کے بعد باہر نکلا۔ اور اپنے قبیلہ کے لوگوں کو کہا۔ کہ ان کو لوٹ لو۔

تو ان لوگوں میں اتنی آزادی تھی۔ کہ کسی کی اطاعت کرنا اپنی ہتک سمجھتے تھے۔ لیکن ان آزاد قبائل کا کیا حال ہوا۔ انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی نہیں مانا کہ خیر خدا کے نبی ہیں۔ اس لئے آپ کی اطاعت کریں۔ بلکہ آپ کے بعد ابو بکرؓ کو جو گو خاندانی لحاظ سے معزز تھے لیکن ان خاندانوں میں سے نہ تھے۔ جو بادشاہ ہونے کے قابل سمجھے جاتے تھے۔ بادشاہ مان لیا۔

حضرت ابو بکرؓ کے والد

بہت آخر میں جاکر مسلمان ہوئے۔ یعنی فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے۔ پھر بھی کوئی خاص اثر اسلام کا ان پر نہ تھا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی اطلاع انہیں ملی۔ تو گویا اصل ایمان حاصل ہونے کا ان کے لئے وہی موقع تھا۔ ان کو اطلاع ملی۔ کہ ابو بکر خلیفہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے پوچھا کون ابو بکر۔ کہا گیا تمہارا بیٹا۔ کہنے لگے عرب اسکی اطاعت نہیں کر سکتے وہ کس طرح خلیفہ ہو سکتا ہے۔ کہا گیا۔ نہیں وہی ہو گیا ہے۔ پوچھا کیا عربوں نے اسے مان لیا ہے۔ کہا گیا۔ ہاں مان لیا ہے۔ کہنے لگے۔ اگر عربوں نے اسے مان لیا ہے تو اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے سچے رسول ہیں۔ بکر ابو قحافہ جیسے ان کا نام تھا کے بیٹے کو عربوں نے خلیفہ مان لیا۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت قدسی ایسی زبردست ہے۔ کہ عرب کے لوگ جو کسی کی اطاعت نہیں کر سکتے۔ وہ ایسے ادنیٰ خاندان کے انسان کی اطاعت اختیار کر لیں۔ تو وہ ضرور سچا نبی ہے۔ تو

خدا تعالیٰ نے بادشاہت دی

کن کو۔ اور کن پر۔ ان کو جنہیں بادشاہ بن سکنے کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اور ان پر جو سینکڑوں سال سے آزاد چلے آتے تھے اور جن پر حکومت کرنے کے لئے دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں اور فاتحوں کو حوصلہ نہ ہوا۔ ان پر حکومت دی۔ اور بلا کسی فوج بغیر کسی سامان کے اس غریب آدمی ابو بکرؓ کو دی۔ جو گٹھری اٹھا کر چلے پڑھے تھے۔ کہ کپڑا بیچکر گذارہ کریں۔ اور جب انہیں کہا گیا۔ کہ اگر آپ اس طرح کرینگے تو خلافت کا کام کون کریگا۔ تب رکے۔ تو مال کے لحاظ سے ان کی یہ حالت تھی۔ اور خاندانی لحاظ سے یہ کہ گو معزز خاندان کے تھے لیکن ان کا خاندان اتنا معزز نہ تھا۔ کہ دوسرے خاندانوں پر حکومت کر سکتا۔ پھر نہ ان کے پاس کوئی طاقت اور قوت تھی۔ اگر کچھ تھا۔ تو یہی تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادموں کو بادشاہت دی جائے۔ اور خدا نے یہ فیصلہ کر لیا۔ تو اس میں کوئی دیر نہ لگی۔ اور نہ کوئی چیز روک بن سکی۔

پھر جب خدا تعالیٰ گراتا ہے تو کس طرح گراتا ہے کوئی روک نہیں سکتا۔

ایک زمانہ تھا

کہ اگر ایک مسلمان لڑکا عیسائیوں کی حکومت میں چلا جاتا۔ تو گورنر تک اسے ہاتھ لگاتا ڈرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ اسے لڑکا نہ سمجھو۔ سارے مسلمانوں کی طاقت اس کے پیچھے موجود ہے۔ پھر مسلمان وہ تھے۔ کہ سپین کا ایک بادشاہ دربار میں بیٹھا تھا۔ کہ ایک شخص اس کے پاس پہنچا۔ اور کہا میں آپ کے لئے ایک پیغام لایا ہوں۔ اور وہ یہ کہ میں ایک رستہ سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک گاؤں سے ایک عورت کی آواز آئی جس نے تیرا نام لیا۔ اور کہا عیسائیوں سے ملک کو کیوں نہیں بچاتا یہ سن کر وہ تخت سے اتر آیا۔ اور لبیک کہتا ہوا چلا۔ اور فرانس کی حد تک عیسائیوں کو مارتا چلا گیا۔ تو کسی کی طاقت نہ تھی۔ کہ کسی مسلمان عورت یا بچہ کو دکھ دے۔ مگر آج

کہاں گئی وہ طاقت

کہاں گیا وہ رعب۔ کہاں گئی وہ حکومت۔ کہاں گیا وہ مال۔ مسلمانوں کی آج یہ حالت ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں کے پاس بھی اتنا مال نہیں۔ جتنا اس وقت کے غریب مسلمانوں کے پاس ہوتا تھا۔ صحابہ خدا کی راہ میں بہت مال خرچ کرتے تھے۔ تاہم جب ایک صحابی مرے تو ۲ ۲ کروڑ روپیہ چھوڑ گئے۔ اور یہ کوئی بڑے مالدار نہ سمجھے جاتے تھے۔ تو وہ ایسا زمانہ تھا کہ کسی کی طاقت نہیں تھی۔ کہ مسلمانوں پر حملہ کرتا۔ مسلمانوں کا ایسا رعب تھا۔ کہ حکومتیں لرزتی اور بادشاہتیں کانپتی تھیں۔ اس وقت ایک مسلمان فقیر زیادہ محفوظ تھا۔ آج کل کے مسلمان بادشاہ سے مگر وہ حکومتیں اور شوکتیں کہاں گئیں نہ وہ عزتیں رہیں۔ نہ وہ مراتب رہے۔ بلکہ

مسلمان سب سے زیادہ حقیر اور ذلیل

سمجھے جاتے ہیں۔ ہندوستان کی کوئی سلطنت نہیں۔ اور جو ہندوستان سے باہر نہیں۔ ان سے تو صلح کی خواہش کی جاتی ہے۔ مگر مسلمان جو ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کا نام لینے کا بھی کوئی خواہاں نہیں۔ یہ

خدا کی گرفت

ہے۔ کہ اس نے مسلمانوں کو ایسا ذلیل کر دیا۔

یہ قادر خدا جو اس طرح بادشاہتوں کو بناتا اور توڑتا ہے۔ یہ خدا افراد پر جو بادشاہتوں کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتے۔ اس قدر رحم کرتا ہے۔ کہ خود جھک کر انسان کی طرف آتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ اپنا ہاتھ مجھے پکڑا تا میں تجھے عرش پر بیٹھاؤں۔ لیکن کس قدر رنج اور افسوس کی بات ہے۔ کہ انسان جو اپنے جیسے بندوں کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے۔ خدا جو آپ اترتا ہے۔ اور اپنے بندے بھیجتا ہے۔ ان سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اور اپنے ہاتھوں خدا کے فضل اور رحم کے رستے بند کر لیتا ہے۔ لیکن خدا پھر بھی اسپر رحم کرتا ہے۔ انسان اسے چھوڑتا ہے۔ مگر وہ نہیں چھوڑتا۔ انسان بند کرتا ہے۔ مگر وہ نہیں بند کرتا انسان منہ پھیرتا ہے۔ مگر خدا نہیں منہ پھیرتا۔ وہ ہر وقت اس کی طرف ہاتھ بڑھاتا۔ اور کہتا ہے۔ اگر تو کل نہیں آیا

تو آج آجا۔ مگر انسان پھر رد کر دیتا ہے۔ رسولوں اور خلفاء کا ہاتھ خدا ہی کا ہاتھ ہوتا ہے۔ جسے انسان کاٹنا چاہتا ہے۔ کُتوں کی طرح بھونکتا ہے۔ مگر وہ پھر یہی کہتا ہے اچھا اب آجاؤ۔ اور انسان پھر رد کر دیتا ہے۔ کوئی خوش قسمت ہوتا ہے۔ جو مان کر مرتا ہے۔ اور اس جگہ پہنچ جاتا ہے۔ جہاں دنیا کے آرام اور دُنیا کی بادشاہتیں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اور اگر نہیں مانتا۔ تو اس کی وہی حالت ہوتی ہے۔ جو بادشاہ کے باغی کی ہوتی ہے ؞

یہ مضمون بہت وسیع تھا۔ لیکن چونکہ تمہید میں ہی بہت وقت لگ گیا۔ اسلئے اگلے جمعہ پر رکھتا ہوں۔ ان رستوں میں سے جن پر چل کر انسان خدا تک پہنچ سکتا ہے۔ ایک

رمضان

ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ لے مومنو! جس طرح تم سے پہلوں پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ اسی طرح تم پر بھی تمہارے فائدہ کے لئے فرض کئے گئے ہیں۔ مگر کتنے ہیں جو اپنے فائدے اور نفع کے لئے روزے رکھتے ہیں۔ بہت ہیں جو اس لئے روزے رکھتے ہیں کہ لوگ کہیں گے۔ فلاں روزہ نہیں رکھتا۔ بہت ہیں جو اس لئے روزے رکھتے ہیں کہ انہیں عادت ہوگئی ہے۔ اگر نہ رکھیں تو بے اطمینانی ہوتی ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے۔ اسلئے جس طرح افیمی افیم نہ کھائے۔ تو اسے گھبراہٹ ہوتی ہے۔ اسی طرح ان کی حالت ہوتی ہے۔ پھر بہت سے ہیں جو رکھتے ہی نہیں۔ اور بہت سے ہیں جو ان شرائط کے ساتھ نہیں رکھتے جو خدا نے مقرر فرمائی ہیں۔ روزہ رکھ کر گالی گلوچ کرتے۔ دنگہ فساد کرتے۔ دوسروں کا مال کھا جاتے ہیں۔ ایسے لوگ روزہ نہیں رکھتے بلکہ بھوکے مرتے ہیں۔ پھر بہت سے ہیں جو ایسی حالتیں روزے رکھینگے جنہیں خدا کہتا ہے نہ رکھو۔ جیسے بیماری اور سفر میں۔ غرض کئی رکھتے ہی نہیں۔ کئی شرائط بجا نہیں لاتے۔ کئی جہاں خدا کہتا ہے نہ رکھو۔ وہاں رکھتے ہیں اور تھوڑے کے ہیں جو

اتمام حجۃ نمبر ۴ پر نظر

مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح اول کے انتقال کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مخالفت کرتے ہوئے ہر طرح سے کوشش کی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب سے دکھائیں۔ کہ آپ کا دعوٰی غیر نبی ہونے کا تھا اور آخیر تک یہی رہا۔ اور نہ صرف حضرت اقدس کی کتب سے بلکہ دیگر احمدی حضرات کی تحریروں سے بھی یہ بتانا چاہا کہ آپ کا دعوٰی غیر نبی کا ہی تھا۔ اگر مولوی صاحب جائز طور پر کوشش کرتے۔ تو کوئی افسوس کی بات نہ تھی لیکن حیرت یہ ہے کہ وہ مطلب برآری کے لئے حوالوں کو توڑ مروڑ کر سیاق و سباق سے الگ کر کے اور ان سے غلط نتائج نکال کر عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مولوی صاحب نے ایک ٹریکٹ بعنوان اتمام حجۃ نمبر ۴ نکالا ہے۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی دو تحریروں سے اقتباس نقل کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ آپ کا حضرت مسیح موعود کے متعلق وہی خیال تھا۔ جو آج ان کا ہے ؞

مولوی صاحب نے ایک اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے نجات کے مضمون سے جو رسالہ تشحیذ الاذہان سنہ ۱۹۱۰ء بابت ماہ اپریل میں شائع ہوا۔ یوں پیش کیا ہے کہ:۔

"اس آیت (ماکان محمد ابا احد من رجالکم) میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی شخص نہیں آئیگا کہ جس کو نبوت کے مقام پر کھڑا کیا جائے۔ اور وہ آپکی تعلیم کو منسوخ کر دے۔ اور نئی شریعت جاری کر دے بلکہ جس قدر اولیاء ہونگے اور متقی اور پرہیزگار ہونگے سب کو آپ کی غلامی میں ہی ملیگا۔ جو کچھ ملیگا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوٰی کے بعد تیرہ سو سال گذر گئے۔ کسی نے آج تک نبوت کا دعوٰی کر کے کامیابی حاصل نہیں کی۔ آپ سے پہلے بھی تو لوگ نبوت کا دعوے کرتے تھے۔ اور ان میں سے بہت کامیاب ہوئے۔ جن کو ہم تو سچا ہی سمجھتے ہیں۔ مگر آپکی بعثت کے بعد کیوں یہ سلسلہ بند ہو گیا۔ اب کیوں کوئی کامیاب نہیں ہوتا۔ تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہی پیشگوئی ہے کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اب ہم اسلام کے مخالفین سے پوچھتے ہیں کہ اس سے بڑھکر کیا نشان ہو سکتا ہے کہ آپ کے دعوٰی کے بعد کوئی شخص جو مدعی نبوت ہوا۔ کامیاب نہیں ہوا۔ پس اسی کی طرف اشارہ تھا کہ کان اللہ بکل شیءٍ علیما یعنے ہم نے آپ کو خاتم النبیین بنایا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ اور کوئی جھوٹا نبی بھی ایسا دعوٰی نہ کریگا کہ ہم اس کو ہلاک نہ کر دیں۔ چنانچہ یہ ایک تاریخی پیشگوئی ہے کہ اس کا رد کسی سے ممکن نہیں۔ اگر ہے تو ہمارے سامنے پیش کرو مگر اس طرح نہیں کہ کسی نے دعوٰی کیا ہو۔ اور لاکھ دو لاکھ آدمی اس کے پیرو ہو گئے ہوں۔ بلکہ ایسا آدمی جس نے آنحضرتؐ یا اس سے پہلے نبیوں کی طرح کامیابی حاصل کی ہو۔ مگر کوئی نہیں۔ جو ایسی نظیر پیش کر سکے۔"

مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے اس مضمون سے دو نتیجے نکالے ہیں۔ اول یہ کہ جہاں یہ لکھا ہے کہ "آپ کے بعد کوئی شخص نہ آئیگا۔ جس کو نبوت کے مقام پر کھڑا کیا جائے"۔ ساتھ ہی بڑھا دیا ہے "بلکہ جس قدر اولیاء اللہ ہونگے"۔ تو معلوم ہوا کہ حقیقتاً اسوقت میاں صاحب مسیح موعود کو بھی اولیاء میں سے ہی مانتے تھے نہ کہ انبیاء میں سے"۔ مگر یہ نتیجہ نکالتے وقت جہاں مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا یہ قول نقل کیا ہے۔ کہ "آپ کے بعد کوئی شخص نہیں آئیگا جس کو نبوت کے مقام پر کھڑا کیا جائے"۔ اگر وہاں اس کے ساتھ کی یہ عبارت بھی لکھ دیتے کہ "اور وہ آپ کی تعلیم کو منسوخ کر دے اور نئی شریعت جاری کرے"۔ تو بات بالکل واضح ہو جاتی۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ نتیجہ نکالتے وقت اسی لئے عمداً مولوی صاحب نے چھوڑ دیا تھا۔ تا لوگوں کو مغالطہ میں ڈالیں۔ کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی یہ عبارت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ آپ کا اسوقت بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا شخص کبھی نبوت کے مقام پر نہیں کھڑا ہو سکتا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے

نہ نئی شریعت جاری کرے۔ ہاں ایسا شخص نبوت کے مقام پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ جو نہ تو نبی کریمؐ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور نہ نئی شریعت جاری کرے۔ سو یہی عقیدہ اب بھی حضور کا ہے۔ پس آپ کا نبی کریمؐ کے بعد ایسے نبی کا انکار کرنا جو نئی شریعت لائے۔ اور آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ بتلاتا ہے کہ آپ اسی نبوت کا بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکار کرتے ہیں۔

پھر مولوی صاحب نے الفاظ "بلکہ جس قدر اولیاء ہونگے" سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مرزا صاحب کو اولیاء میں سے سمجھتے تھے نہ کہ انبیاء میں سے۔ لیکن یہ بھی صحیح نہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب اولیاء کو ان معنوں میں لے رہے ہیں۔ جنہیں عوام الناس استعمال کیا کرتے ہیں۔ حالانکہ انہیں یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ لفظ اولیاء ولی کی جمع ہے۔ جس کے معنے پیارے کے ہیں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ سب سے پیارے اللہ تعالیٰ کے نبی ہی ہوتے ہیں۔ جو خدا کے زیادہ مقرب ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں لفظ ولی کو عام رکھا ہے۔ جس میں کہ نبی بھی داخل ہیں۔ اور کوئی عقلمند نہیں کہہ سکتا۔ کہ انبیاء اس سے خارج ہیں بلکہ سب سے پہلے تو انبیاء ہی اس میں داخل ہیں۔ جیسے کہ آیا ہے الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔

دوسرا نتیجہ مولوی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی مذکورہ بالا عبارت سے یہ نکالا ہے کہ "میاں صاحب اسوقت تک حضرت مسیح موعود کو مدعی نبوت نہ سمجھتے تھے" یہ بھی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر حضور اسوقت تک حضرت مسیح موعود کو نبی نہ سمجھتے تھے تو کیوں اس سے کئی برس پہلے آپ کو نبی سمجھتے رہے۔ اور نبی بھی لغوی معنوں کے لحاظ سے نہیں بلکہ پہلے نبیوں کی طرح کا آپ کو بھی نبی سمجھتے رہے جیسے رسالہ تشحیذ الاذہان سنہ ۱۹۰۶ء کے پہلے نمبر میں آپ نے لکھا کہ "مقدوروں نے اسے قبول کیا۔ اور بہتوں نے انکار کیا۔ جیسے کہ پہلے نبیوں کے متعلق سنت چلی آئی ہے۔ اب بھی ویسا ہی ہوا" اور اسی طرح آپ کا یہ تحریر کرنا کہ "ہر قوم نبی کی منتظر ہے اور اس کے لئے زمانہ بھی مقرر کیا جاتا ہے۔ ہمارے پیارے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نشانات اس نبی کی پہچان کے بتلائے ہیں۔ اور اس کے پہچاننے کے لئے جو جو نشانیاں ہمارے لئے پیدا کردی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے رسول کا رتبہ کس قدر بلند اور بالا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی لکھا کہ "آپکا دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھ پر آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ اور محمدؐ وغیرہم کی طرح وحی کرتا ہے۔"

سوان صریح اور واضح عبارتوں کے ہوتے ہوئے کس طرح یہ خیال درست ہو سکتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ حضرت اقدس علیہ السلام کو نبی نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ پیچھے یہ عقیدہ بنا لیا۔ جس تحریر سے مولوی محمد علی صاحب نے نتیجہ نکالا ہے۔ اس میں تو صاف طور پر ان جھوٹے نبیوں کا ذکر ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ظاہر ہوئے اور ناکام ہو گئے اور وہی تھے۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرتے تھے۔ اور براہ راست نبوت کا دعویٰ کرتے تھے۔ جیسے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ حضور نے ان جھوٹے نبیوں کا ہی اپنی تحریر میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ آپ کا یہ تحریر کرنا کہ آپ کے دعوے کے بعد کوئی شخص جو مدعی نبوت ہوا۔ وہ کامیاب نہیں ہوا اس سے وہی جھوٹے نبی مراد ہیں۔ جنہوں نے دعویٰ کیا۔ اور وہ ناکام ہو گئے۔

مولوی صاحب نے دوسرا حوالہ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عبارت سے دیا۔ وہ الحکم ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کے پرچے کا ہے۔ چنانچہ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ "حضرت میاں صاحب کی اپنی تحریر جو ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کے الحکم میں جو عنوان خاتم النبیین کے ماتحت چھپی ہے۔ جس میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس پر آج زور دیا جاتا ہے۔ کہ اس سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر سے نبیوں کا آنا ہے۔ بلکہ اس کے بالکل برخلاف۔ وہی معنے خاتم النبیین کے کئے ہیں۔ جو ہم کرتے ہیں۔ الفاظ ذیل قابل غور ہیں ماحصل نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خاتم النبیین کے مرتبہ پر کھڑا کر کے آپ پر ہر قسم کی نبوتوں کا خاتمہ کر دیا"۔

اس پر مولوی صاحب زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں "میاں صاحب صاف طور پر دروازہ نبوت کو بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بند کرتے ہیں۔" مگر مولوی صاحب حضور کی تحریر کا اگلا حصہ عمداً چھوڑ گئے۔ جس سے بات بالکل صاف ہو جاتی ہے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح کی اگلی عبارت نقل کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں:۔

"آئندہ کے لئے اللہ تک پہنچنے کے لئے ایک ہی دروازہ کھلا ہے۔ اور وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا دروازہ ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ جبکہ مختلف ممالک میں مختلف قوموں کے لئے نبی آتے تھے۔ اور ایک کا دوسرے سے کچھ تعلق نہ تھا مگر آپ کی بعثت کے بعد کوئی شخص مامور نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی مہر نہ ہو۔"

پھر حضور لکھتے ہیں:۔

"پس پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ ایک خاص صفت الٰہیہ کے ظہور کے وقت اسوقت کے نبی کے کمالات اس کے متحمل نہیں ہو سکتے تھے۔ اسلئے ایک اور نبی بھیجدیا جاتا تھا۔ لیکن اب خواہ کسی زمانہ میں کسی ملک یا قوم پر کسی صفت الٰہیہ کا ظہور ہوتا ہو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات اس صفت کو اخذ کر کے دنیا پر پھیلانے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ اور اسوجہ سے اب کسی ایسے نبی یا رسول کے بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی جو آپ سے الگ ہو کر اپنا سلسلہ قائم کرنا چاہے۔ بلکہ جو کمالات بھی کہ انسان حاصل کر سکتا ہے وہ آپ کی ہی اتباع سے حاصل کر سکتا ہے۔"

اس واضح اور صاف تحریر کے ہوتے ہوئے مولوی محمد علی صاحب اپنے ٹریکٹ میں اس حوالہ کے متعلق لکھتے ہیں "اس میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں جو بتلائے کہ نبی رسول کریمؐ کی مہر سے آسکتے ہیں۔" حالانکہ صاف لکھا ہے کہ:۔ "اب کسی ایسے نبی یا رسول کے بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی جو آپ سے الگ ہو کر اپنا سلسلہ قائم کرے۔ بلکہ جو کمالات بھی انسان حاصل کر سکتا ہے وہ آپکی اتباع سے حاصل کر سکتا ہے۔"

ظہور حسین (مولوی فاضل) قادیان

فریضۂ زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقریباً ہر جگہ نماز کے حکم کے ساتھ زکوٰۃ کا حکم بھی فرمایا ہے۔ اور مومن کیلئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نماز ادا کرنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی صفت میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اپنے اہل کو زکوٰۃ دینے کا حکم فرماتے تھے۔ وکان یامر اھلہ بالصلوٰۃ والزکوٰۃ وکان عند ربہ مرضیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دوم نماز۔ تیسرے زکوٰۃ۔ چوتھے رمضان کے روزے اور پانچویں بیت اللہ کا حج۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کے ساتھ نہایت سختی سے جنگ کی۔ اور فرمایا کہ اگر یہ لوگ ایک اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی رسی یعنی عقال دینے سے بھی انکار کرینگے۔ تو میں ان سے جنگ کرونگا۔ غرض اس فرض کی ادائیگی بھی نماز کی طرح اسلام کا ایک بڑا رکن ہے۔ جس کی ادائیگی کیلئے ضروری نہیں کہ بہت سی رقم ہو تو ادا کی جائے۔ اصل بات فرض کا ادا ہونا ہے۔ جو جس کے ذمہ ہے وہ باقاعدہ اور زکوٰۃ کی نیت سے ادا کرے۔ اس اسلامی فرض کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی ایک تقریر کے دوران میں فرمایا تھا کہ برخلاف اور مذاہب کے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں غرباء و مساکین کی پرورش کے لئے حکومت کو مجبور کیا گیا ہے۔ کہ وہ خاص مقرر شدہ قواعد کے ماتحت امراء سے زکوٰۃ جمع کر کے غرباء میں تقسیم کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو اسلام کے تمام ارکان پر از سر نو قائم فرمایا ہے۔ اور احمدی جماعت کا یہ اولین فرض قرار دیا ہے کہ وہ اسلام کا زندہ نمونہ پیش کرے۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیکر اللہ جلشانہٗ کے خاص فضلوں کی وارث بنکر تمام دنیا پر اسلام کی حقانیت روز روشن کی طرح ثابت کرے۔

اس زمانہ میں عام مسلمانوں نے جہاں اسلام کے اور ارکان کو چھوڑ کر بہت سے خلاف شرع دستور اور رسوم اختیار کرلی ہیں۔ وہاں زکوٰۃ کو بھی خیرباد کہدیا۔ دولت کم ہونے کے اندیشہ سے انہوں نے زکوٰۃ دینے میں قصور کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے ایسی دولت چھینی۔ کہ اب دنیا میں سب سے زیادہ مفلس قوم اگر کوئی ہے تو وہ مسلمان ہی ہیں۔ احمدی جماعت کا بہت سا حصہ چونکہ عام مسلمانوں ہی سے آیا ہے اسلئے اکثر احمدی احباب سے زکوٰۃ کی ادائیگی میں وہ چستی ظاہر نہیں ہوتی۔ جو ہونی چاہیئے۔ میں ۲ سال سے زکوٰۃ کے متعلق صحیح اندازہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اور اسوقت تک جو حالات مجھے معلوم ہوئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت سے لاکھ سوا لاکھ روپیہ تک سالانہ مد زکوٰۃ میں وصول ہونا چاہیئے تقریباً ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ بہت سے زیورات ہیں۔ جن پر زکوٰۃ نہیں دی جاتی بہت سی تجارتیں ہیں۔ جن کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی بعض زراعتیں ہیں۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے مگر دی نہیں جاتی۔ چونکہ یہ اہم فرض ہے۔ اور اس کی ادائیگی ذمہ داری ہر فرد پر ہی نہیں۔ بلکہ امام و خلیفۂ وقت پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اور جبکہ غرباء و مساکین کی ضروریات پوری نہ ہوں۔ اور ان کو محض اس لئے تکلیفات اٹھانا پڑیں۔ کہ بعض مسلمان اپنے نہایت اہم فرض کی ادائیگی میں کوتاہی کریں۔ اسلئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے زکوٰۃ کی وصولی ناظر بیت المال کے سپرد کی ہے۔ اور یہ عاجز اس ذمہ داری کو اس تحریر کے ذریعہ سب عہدہ داران و ذی اثر احباب جماعتہائے احمدیہ بلکہ ہر ایک بزرگ خاندان و دیگر افراد پر بھی عائد کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو بھی اپنے اپنے حلقہ میں سب دوستوں کی ادائیگی زکوٰۃ کا بھی ذمہ دار خیال فرمائیں۔ اور جہاں جہاں کوتاہی دیکھیں۔ اس کو پورا کرنے کی سعی فرمائیں اور اگر پورا نہ کر سکیں۔ تو اس علاقہ کے اور زیادہ اثر والے دوستوں کو مطلع کریں۔ اور اگر ضرورت پڑے۔ تو اس عاجز کو بھی اطلاع دیں۔ تاکہ جہاں کی وصولی زکوٰۃ کا انتظام ہم سے نہ ہو سکے اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کی خدمت میں عرض کر دی جائے۔ جب تک دوست ایسا نہ کرینگے۔ ان پر اس اہم فریضہ زکوٰۃ کی ذمہ واری قائم رہیگی۔ نہ صرف اپنی ذات کے لئے بلکہ اپنے جملہ متعلقین پڑوسی اور دوست و آشنا کے لئے بھی جن کو وہ تحریک کر سکتے تھے اور نہیں کی۔ یا جن کو تحریک کی اور کچھ اثر نہ ہوا تو اوپر کسی کو اطلاع نہیں دی۔ اور زکوٰۃ نہ ادا ہوتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہے۔

یہ بات بھی ظاہر کر دینی ضروری ہے کہ مسلمان کے ذمہ مالی عبادت صرف زکوٰۃ دینا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اور بھی کئی حقوق اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھے ہیں۔ جیسا کہ قرآن کریم کی کثیر التعداد آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو چندہ ہر ایک احمدی کے ذمہ لازم قرار دیا ہے۔ اور اسے متواتر تین ماہ تک ادا نہ کرنے والے شخص کو اپنی جماعت سے خارج بتایا ہے۔ وہ زکوٰۃ سے بالکل الگ اور علیحدہ ہے۔ اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت کے مطابق جو مال مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرایا جاتا ہے۔ وہ بھی زکوٰۃ سے بالکل الگ ہے۔

غرض زکوٰۃ ایک علیحدہ فریضہ ہے جو باوجود ان مختلف چندوں کے ادا کرنے کے پھر بھی واجب الادا رہتا ہے۔ اور جب تک اس فرض کو شریعت کے مقرر کئے ہوئے حساب سے نہ ادا کیا جائے۔ یہ اہم فرض ادا نہیں ہوتا۔ اور اس کے ادا نہ کرنے کا گناہ

انسان کے ذمہ رہتا ہے۔ خواہ اس نے دوسرے طور پر کتنی ہی مالی قربانی کی ہو۔ دوسری ضروری بات جو خاص طور پر یاد رکھنی چاہیئے۔ یہ ہے کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کی رو سے ضروری ہے کہ جب امام وقت موجود ہو تو اسی کے پاس زکوٰۃ ادا کی جائے۔ چنانچہ تمام دوست و سکریٹری صاحبان اس بات کو نوٹ کر لیں۔ کہ چندہ کا روپیہ خواہ محاسب کے نام بھیجدیں۔ مگر زکوٰۃ کا روپیہ صرف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ یا ناظر بیت المال کے نام بھیجا جائے۔

جس طرح زکوٰۃ کا روپیہ براہ راست خلیفہ و امام کو ادا کیا جائے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ زکوٰۃ کا خرچ بھی خلیفہ و امام کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ کوئی صاحب زکوٰۃ کے روپیہ کو اپنے مقام پر بطور خود خرچ نہ کریں۔ خواہ کیسے ہی مساکین و محتاج موجود ہوں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم کے ماتحت یہ خرچ ہوتا ہے۔ اور ابتک یہ صورت پیش آ رہی ہے کہ ضرورت مند و مساکین اس فنڈ کی آمد سے پوری نہیں ہوتی۔ اور حضرت اقدس کو بعض واقعی حاجتمندوں کی درخواست کو رد کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مسائل زکوٰۃ شائع شدہ ہیں۔ جن احباب کو ضرورت ہو فوراً دفتر ناظر بیت المال سے طلب فرما سکتے ہیں۔

زکوٰۃ کا روپیہ براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے یا ناظر بیت المال کے نام بھیجا جائے۔ والسلام **ناظر بیت المال قادیان**

اشتہارات

(ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری جلال الدین صاحب نائب تحصیلدار

اونہ تحصیل اونہ ضلع ہوشیارپور

نمبر مقدمہ ۱۹۵ جوڈیشل مال

پہلو رام ولد نہالا ذات راجپوت سکنہ رام پور ثانی تھانہ اونہ مدعی حال موہ سندھیان تھانہ انب تحصیل اونہ

بنام

پیر بخش ولد بگو ذات گوجر مسلمان ساکن موہ سندھیاں ماجرہ نہیہ تھانہ انب تحصیل اونہ مدعا علیہم

دعوی للعہ پیداوار اراضی واقعہ موہ سندھیاں

بنام پیر بخش ولد بگو گوجر مسلمان سکنہ موہ سندھیاں تھانہ انب تحصیل اونہ

ہرگاہ مدعا علیہ مذکور دیدہ دانستہ مقدمہ کو طول دینے کی غرض سے گریز کرتا ہے اسلئے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بنام پیر بخش مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ ۲۰ جون ۳۲ء کو حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی

مہر عدالت

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصلی سرمہ کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حکیم الامت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کے لئے اور نظر بڑھانے کیلئے ابتدائی موتیا بند۔ جالا پھولا۔ پڑبال۔ لالی ہو۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو ان کے لئے بہت مفید ہے۔ اور اگر ایک ہفتہ استعمال کر کے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو۔ تو بیشک واپس کردے۔ قیمت سرمہ فی تولہ عہ قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۷ر۔

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بواسیر و درد مفاصل و نقرس وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کرے قیمت قسم اول عہ فی تولہ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی۔ سوداگر۔ قادیان۔ پنجاب

محلہ دارالعلوم قادیان میں سکنی زمین

خاکسار کے پاس محلہ دارالعلوم میں بورڈنگ ہائی سکول سے جانب غرب محلہ دارالرحمت والی بڑی سڑک کے اوپر چند کنال عمدہ موقعہ کی زمین قابل فروخت موجود ہے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت فرماویں۔ اکٹھی خریدنے والے کو کچھ رعایت دی جاویگی۔

المشتہر:- شہاب نظام الدین درزی قادیان

قادیان میں سکنی زمین

قادیان میں سکنی زمین کے خواہشمند احباب خاکسار سے خط و کتابت کریں۔ زمین محلہ دارالفضل اور دارالرحمت ہر دو میں موجود ہے۔ قیمت موقعہ کے لحاظ سے الگ الگ مقرر ہے۔

خاکسار (صاحبزادہ) مرزا بشیر احمد (قادیان)

پیٹ کی جھاڑو

یہ نسخہ حضرت مسیح موعود کا بتایا ہوا جو امراض شکم کیواسطے بیحد مفید ہے۔ آپ نے فرمایا پیٹ کی جھاڑو ہے میرے والد صاحب نے ستر برس کی عمر تک استعمال کیا ہے جس سے ثابت ہوا ہے کہ قبض اور پیٹ کی صفائی کیلئے مفید ہے۔ بلکہ میں نے مرض انفلوانزا میں جس مریض کو استعمال کرایا شفایاب ہوا اس نسخہ کو ایک خاص گولیاں بناکر پاس ہونی چاہئیں جو ایسے موقعوں پر کام آویں۔ صرف ایک گولی شب کو سوتے وقت کھانے سے قبض وغیرہ کی شکایت رفع ہوتی ہے۔ قیمت گولیاں فی سیکڑہ عہ محصولڈاک علاوہ۔ المشتہر سید عبداللہ عزیز ہوٹل قادیان۔ پنجاب

تشحیذ الاذہان کے گذشتہ آٹھ سال کے فائل ۱۹۱۲ء سے لیکر ۱۹۲۱ء تک بجائے بیس روپیہ کے چودہ روپیہ میں دیئے جائینگے۔ یہ رعایت اب صرف دس دن اور رہیگی۔ ہر سال کا فائل علیحدہ بھی مل سکتا ہے۔

منیجر تشحیذ۔ قادیان

ہندوستان کی خبریں

ٹیکس ادا نہ کرنے کی تجویز

احمد آباد - ۵ رمئی - آج شام کانگرس کے کارکنوں اور پرانے میونسپل بورڈ کے بعض ممبروں کا ایک بے قاعدہ اجلاس منعقد ہوا جس میں یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ وقت آگیا ہے کہ ٹیکس ادا کرنے کا کام شروع کیا جائے یعقول تدابیر اختیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔

نواب جنجیرہ کا انتقال

جنجیرہ - ۲ رمئی - ہز ہائی نس سر سیدی احمد خاں جی سی آئی ای نواب جنجیرہ کا یکم مئی کو انتقال ہو گیا۔

فوجی سکولوں کے وظائف پبلک چندے سے

لاہور - ۵ رمئی - پرنس آف ویلز کی استقبالیہ کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سرمایہ کی باقی رقم جس میں عوام نے میلے کے لئے چندہ دیا تھا۔ ان فوجی سکولوں میں وظائف مقرر کرنے میں صرف کی جائے جن کے بنیادی پتھر ہز رائل ہائی نس نے جالندھر اور اورنگ آباد میں رکھے تھے۔

اکالی سکرٹری کے مکان سے اسلحہ کی برآمد

حکومت پنجاب کا سرکاری اعلان مظہر ہے - چوہڑکانہ واقع اٹاری اسٹیشن منٹگمری میں ایک اکالی جتھے کے سکرٹری کے مکان کی تلاشی لینے پر مندرجہ ذیل سامان برآمد ہوا۔ ایک دونالی بندوق جو اس نے حال ہی میں ایک امریکن مشنری کے سامان میں سے چرائی تھی۔ تقریباً ۲۰ بندوق کے کارتوس۔ چند ریوالور کے کارتوس - چار چھویاں - کچھ نقرئی زیورات اور دیگر سامان جو اسے حال ہی میں جالندھر اور منٹگمری میں چوری کرنے سے ہاتھ لگا ہے۔

برہما میں اصلاحات کا نفاذ

لندن - ۳ رمئی - دارالعوام میں کرنل ویجوڈ کو جواب دیتے ہوئے لارڈ ونٹرٹن نے کہا کہ ضروری ضوابط وقواعد کے تیار ہوتے ہی ان پر دستخط ہو جائیں گے - لارڈ پیل چاہتے ہیں - کہ اس کا فیصلہ جلد ہو جائے - امید کی جاتی ہے کہ ان کا نفاذ اسی سال ہو جائیگا۔

بلوہ پریذیڈنسی جیل کلکتہ کی تحقیقات

کلکتہ - ۵ رمئی - بلوہ پریذیڈنسی جیل کی مجسٹریل تحقیقات کے دوران میں ۷ ۳ راپریل کو ایک قیدی نے کہا کہ فساد کے موقعہ پر جس وقت ہجوم وارڈروں پر حملہ کر رہا تھا - تو ایک مکان سے سارجنٹوں کی دو عورتوں نے ہجوم پر گولیاں چلائیں۔

۳ قیدیوں نے پہلے گواہوں کی شہادتوں کو دہرایا کہ فساد کی وجہ یہ تھی کہ ایک وارڈر نے ایک قیدی کو عبادت کرتے وقت مارا۔ ایک قیدی نے گوداموں کی آگ کا حال سناتے ہوئے بیان کیا کہ ان پر پٹرول چھڑک دی گئی تھی اور ٹلفٹوں کی باہمی رگڑ سے شعلے نکل آئے - اس کے بعد اس نے کہا کہ جس وقت قیدیوں کو منتشر کر دیا گیا تھا - تو ۱۰ قیدی سیڑھیوں کے ذریعہ دیوار پھاند کر بھاگ گئے۔

ضمانت دینے والے قیدیوں کی رہائی

دہلی - ۵ رمئی - کانگرس اور خلافت والنٹیروں کی دو تہائی تعداد کو جسکو اوائل سال رواں میں قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے تحت نیک چلنی کے مچلکے نہ داخل کرنے کی وجہ سے سزائے قید ہوئی تھی - اب مچلکوں پر دستخط کرنے کی وجہ سے رہا ہو گئے ہیں - رہا شدگان کی مجموعی تعداد ۸۰ ہے۔

لاہور سے کشمیر تک ہوائی جہاز سروس کا ارادہ ملتوی

کراچی - ۴ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ مسٹر مرفی مشہور ہوا باز نے لاہور سے کشمیر تک ہوائی جہاز سروس قائم کرنیکے ارادہ کو ملتوی کر دیا - مسٹر مرفی کے دماغ میں اسکے علاوہ اور بھی متعدد اسکیمیں ہیں - ایک اسکیم کراچی سے انگلستان تک ہوائی سروس کے قیام پر مشتمل ہے۔

گیہوں کی برآمد

شملہ - ۴ رمئی - حکومت فی الحال گیہوں کی برآمد کے متعلق بندش میں کسی تخفیف پر غور نہیں کر رہی ہے۔

لکھنؤ یونیورسٹی کی پہلی مسلم گریجوایٹ

لکھنؤ - یونیورسٹی کے امتحان بی اے کا نتیجہ شائع ہو گیا ہے - کل ۱۴۴ نوجوانوں کو یونیورسٹی مذکور کے ابتدائی گریجوایٹ بننے کا فخر نصیب ہوا ہے جن میں آٹھ لڑکیوں نے اس امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے - ان میں سات مسیحیہ ہیں - اور ایک مسلمہ ہے - جس کا نام مس نورجہاں محمد یوسف ہے۔

پنجاب یونیورسٹی میں فرانسیسی زبان کی تعلیم

پروفیسر عبدالعزیز صاحب اسلامیہ کالج لاہور یونیورسٹی لائبریری میں ۸ رمئی کو صبح ۱۰ بجے سے فرانسیسی زبان کی تعلیم کی جماعت شروع کریں گے۔

مدراس میں صنعتی و حرفتی تعلیم

مدراس - ۴ رمئی - نومبر گذشتہ میں وزیر تعلیم نے جو وعدہ کیا تھا - اس کے مطابق حکومت مدراس نے مسٹر کو چین کی صدارت میں سرکاری اور غیر سرکاری بیس اراکین کی ایک کمیٹی مقرر کی ہے - جو احاطہ مدراس میں صنعتی اور حرفتی تعلیم کے لئے ایک منتظم سکیم مرتب کریگی۔

مہاراجہ کولاپور کا انتقال

۶ رمئی کو بمبئی میں مہاراجہ کولاپور کا انتقال ہو گیا۔

اخبارات دہلی کی ضمانتیں واپس

دہلی - ۶ رمئی - معلوم ہوا ہے کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے قانون مطابع کے منسوخ ہو جانے کی وجہ سے مقامی اخبارات کے مالکان کو بلایا ہے کہ سابق قانون مطابع کے ماتحت انہوں نے جو ضمانتیں داخل کی تھیں وہ واپس لے لیں۔

مسٹر ملر کی سزایابی

لاہور - ۷ رمئی - مسٹر ملر کے مقدمہ ہائیکورٹ میں بیورنگ نے پہلے الزام سنگباری میں ملر کو بے گناہ قرار دیا ہے - البتہ دیگر دونوں (مجمع خلاف قانون) الزامات میں اسے ملزم قرار دیا ہے - چنانچہ جج نے مسٹر موصوف کو دونوں جرموں کی بنا پر چار ماہ قید سخت کی سزا دی ہے - جو ایک ساتھ گذریگی۔

مسٹر شاستری کی سیاحت کا مقصد

شملہ - ۶ رمئی - حکومت ہند کا ایک طویل سرکاری اعلان مظہر ہے کہ رائٹ آنریبل سرینواس شاستری کی سیاحت نوآبادیات کا مقصد یہ ہے کہ وہ شاہی حکومت کی قرارداد کو معرض عمل میں لانے کے لئے نوآبادیات کی حکومتوں پر زور ڈالیں - تاکہ وہ ہندوستانیوں کو نوآبادیات کے دستوری حق و مراعات سے بہرہ ور کریں - جو انہیں اب میسر نہیں - ہندوستان کے متعلق دیگر اہم مسائل پر حکام نوآبادیات سے بحث و تمحیص کرنے کا موقعہ بھی حاصل کیا جائیگا - یعنی (۱) حکمبردار علاقوں میں ہندوستانیوں کا مرتبہ (۲) قانون ترک وطن کی ترتیب و نفاذ وغیرہ (۳) وغیرہ نوآبادیات کی یونیورسٹیوں میں ہندوستانی طلبہ کا داخلہ

ممالک غیر کی خبریں

روسی ترکستان میں خطرناک قحط پشاور ۔ ۵ مئی ۔ روسی ترکستان کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ اس ملک کی اقتصادی و سیاسی حالت سخت خطرناک ہے ۔ اور قحط کے اثرات ایسے ضرر رساں ہیں ۔ کہ بعض مشاہدین کی رائے میں جوابی شورش کے بڑھتے ہوئے خطرے کا مقابلہ کرنے سے بالشویکوں کی طاقت نہایت کمزور ہو گئی ہے ۔ خبر ہے کہ ہر قسم کے ذخائر خوراک میں جن میں فوج کا سامان رسد بھی شامل ہے ۔ سخت قلت واقع ہو گئی ہے ۔ اور مصیبت ناک خبریں متواتر ہندوستان میں موصول ہو رہی ہیں ۔

آئرلینڈ میں جنگ ملتوی ڈبلن ۳ مئی ۔ آئرلینڈ میں جنگ ملتوی کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔ جنگ کو ملتوی کرنے کے متعلق آئرلینڈ کی پارلیمنٹ میں جو بحث ہوئی ۔ اس میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر کالنسز نے بڑے مایوسی انگیز خیالات کا اظہار کیا اور کہا ۔ کہ ملک اقتصادی ابتری کی طرف جا رہا ہے ۔ التوائے جنگ کا اعلان ہونے سے پیشتر ڈبلن میں سخت لڑائی ہوئی ۔ پہلے تو وہاں جمہوریت پسندوں نے اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ۔ لیکن بعد میں معاہدہ کی حامی فوج نے باغیوں کو تمام مقامات سے نکال دیا ۔ لنڈنڈری کے گرد و نواح میں دس دس میل تک جمہوریت پسندوں [illegible] کی دوڑ آئی گئیں ۔

بولشویک اور مذہب پیرس ۴ مئی ۔ روم میں اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ ایم چچرن وزیر خارجہ روس عنقریب مذہبی معاملات پر بحث کرنے کے لئے دربار پوپ میں جائینگے ۔

چین میں خانہ جنگی پیکن ۴ مئی ۔ چانگ سین ٹین اور دریائے ہن کے کنارے پر کوآن سنگ شال میں لڑائی لگاتار جاری رہی ۔ فریقین سے کسی کو کوئی نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہوئی ۔ سخت گولہ باری کی وجہ سے فریقین کے پاس گولہ بارود ختم ہو گیا ہے ۔ اور لڑائی زیادہ تر کلدار توپوں اور بندوقوں سے ہو رہی ہے ۔

شام کی حالت پیرس ۔ ۳ مئی ۔ نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے ۔ کہ شام میں فوجی حالت تسلی بخش ہے ۔ حال میں کوئی فسادات نہیں ہوئے ۔

گورنمنٹ برطانیہ اور گورنمنٹ ہند کی کشمکش لنڈن ۴ مئی ۔ اخبار ٹائمز نے ایک لیڈنگ آرٹیکل کے دوران میں اس امر پر افسوس ظاہر کیا ہے ۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ اور گورنمنٹ ہند کے درمیان اختلاف دن بدن بڑھ رہا ہے ۔ اسکے ثبوت میں اخبار مذکور لکھتا ہے ۔ کہ پچھلے دنوں وزارتی حلقہ کے اخبارات نے لارڈ ریڈنگ کو ہندوستان سے واپس بلانے کے لئے شور مچایا تھا ۔ اخبار مذکور نے لارڈ ریڈنگ کی قابلیت کی بہت تعریف کی ۔ اور لکھا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کو ان کے معاملات میں ناجائز دست اندازی نہیں کرنی چاہیئے ۔

غیر ممالک میں برطانیہ کا فوجی خرچ لنڈن ۳ مئی ۔ ضمنی بجٹ جو ہوس آف کامنز کے سامنے پیش کیا گیا ہے ۔ اسمیں ۱۵ ہزار کی رقم جنوبی ایران میں رہنے والی انگریزی فوج کیلئے دس ہزار پونڈ کی رقم قسطنطنیہ میں آئے روسی پناہ گیروں کے گذارہ کے لئے اور ۵۴ ہزار پونڈ کی رقم جزیرہ [illegible] کے بھیجنے کے لئے ہے ۔

ایران امریکہ سے مشیر مانگتا ہے طہران ۴ مئی ۔ چونکہ ایرانی مجلس نے وزارت کو اس کی اجازت دیدی ہے ۔ کہ وہ امریکہ سے محکمہ مال اور دیگر محکموں کے لئے خاص مشیروں کی امداد حاصل کرے ۔ اسلئے واشنگٹن کے ایرانی سفیر کو حکم دیا گیا ہے ۔ کہ وہ امریکن گورنمنٹ سے درخواست کرے کہ وہ قابل امریکنوں کے انتخاب میں سفیر مذکور کی مدد کریں ۔ مسٹر مارگن شسٹر (سابق امریکن ٹریزر جنرل ایران) کا نام خاصکر اس سلسلہ میں لیا جاتا ہے ۔

عراق عرب کے شیوخ کی درخواست لنڈن ۴ مئی (سٹیٹسمین کا خاص تار) ٹائمس کا نامہ نگار بصرہ سے لکھتا ہے ۔ کہ اس علاقہ کے شیوخ نے وزیر معاملات داخلہ کو ایک عریضہ بھیجا ہے ۔ جسمیں انہوں نے استدعا کی ہے ۔ کہ ان کے ملک پر انگریزوں کا اقتدار اور اثر قائم رکھا جائے ۔ انکو یہ اندیشہ ہے کہ عراق عرب کی گورنمنٹ سے برطانیہ جو معاہدہ کرنیوالا ہے ۔ اس سے انگریزوں کے اثر و اقتدار کو صدمہ پہنچیگا ۔ انھوں نے اپنے عریضہ میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ صرف قابل عرب افسروں کو سرکاری عہدے دئے جائیں ۔ اور سیاسی لیڈروں کو مذہبی معاملات میں مداخلت کرنے سے باز رکھا جائے کیونکہ یہی مداخلت سنہ ۱۹۲۰ء کے فساد کا باعث ہوئی ۔ لیکن شیوخ کی اس درخواست کو شہروں میں انتہا پسند عرب نہایت ہی ناگواری کی نظر سے دیکھتے ہیں ۔

اٹلی اور انگورہ کا معاہدہ لنڈن ۳ مئی ۔ ماسکو کا اعلان کیا گیا ہے ۔ کہ اٹلی اور ترکی گورنمنٹ انگورہ کے مابین ایک اقتصادی معاہدہ ہو گیا ہے ۔ دفتر خارجہ نے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے ۔ اور کمالیوں سے ایک ایسے زمانہ میں جداگانہ عہدنامہ کرنے پر صدائے احتجاج بلند کی ہے کہ جب متفقہ طرز عمل کی ضرورت ہے ۔

مصنوعی جرمن اسلحہ کی بربادی (برلن ۴ مئی) جرمنی سے بین الاتحادی افسروں کو ۱۷۲ جرمن اسلحہ کی بربادی پر عجیب چکمہ دیا ہے انھوں نے بچشم خود دیکھا کہ ان اسلحہ کو آگ لگائی گئی ۔ مگر تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ وہ در اصل انگریزی اور روسی اسلحہ کی بربادی کا تماشا دیکھ رہے تھے ۔ جن پر جرمن رنگ چڑھا دیا گیا تھا ۔ اور اصلی جرمن اسلحہ کو پاس کے ایک سٹیشن میں چھپا دیا گیا ۔

ایک بین الاقوامی کمپنی کا اجراء جنیوا ۳ مئی ۔ یورپ میں ڈاکٹر وڈ رچ [illegible] سے ایک کاروباری کمپنی قائم ہوئی ہے جس کا مقصد یورپ کی تعمیر و تنظیم ہے ۔ اسمیں ڈنمارک بلجیم اور جاپان اور سلطنتیں شامل ہیں جنھوں نے

(باہتمام شیخ محمد عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کی طرف سے شائع ہوا)